بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفضل بیدِ اللہ یُؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱۶

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۹۲	۳۰ شہادت ۱۳۴۶ھش ۔ ۱۹ محرم ۱۳۸۷ھ ۔ ۳۰ اپریل ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ اپریل ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل سارا دن ٹائیفائڈ کے حفاظتی ٹیکہ کے اثر کی وجہ سے سر اور جسم میں درد اور ضعف کے باعث ناساز رہی۔ نیز پیچش کی بھی تکلیف تھی۔ آج صبح طبیعت گو نسبتاً بہتر ہے۔ لیکن ابھی پوری طرح بحال نہیں ہوئی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

لاہور ۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ لیکن زخم میں سوزش ہے۔ احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعا میں جاری رکھیں۔

خطبہ جمعہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ بیت اللہ کی ازسرِنو تعمیر کے تیئیس ۲۳ عظیم الشان مقاصد

ان تمام مقاصد کے حصول کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے خاص تعلق ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ اپریل ۱۹۶۷ء بمقام ربوہ

مرتبہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۔ (آل عمران ۹۷-۹۸)

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی ؕ وَعَھِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَھِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ ۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَھْلَہٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْھُمْ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ کَفَرَ فَاُمَتِّعُہٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّہٗۤ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۔ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُزَکِّیْھِمْ ؕ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۔ (بقرہ ع ۱۵)

ایک اہم موضوع پر میں بعض خطبے پڑھ چکا ہوں جن کا

خلاصہ یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے ایک گھر تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے بنایا مگر انہوں نے اس کی عظمت کو نہ پہچانا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ برباد ہوگیا۔ اور اس کا نام و نشان مٹ گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعہ نشان دہی کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ سے اسے ازسرِنو تعمیر کروایا اور اس کی حفاظت کے لئے اور اس کی عظمت کے قیام کے لئے یہ انتظام کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی اولاد کو اس خانہ خدا کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ چنانچہ آپ کی اولاد ایک لمبا عرصہ اس خدمت پر لگی رہی اور دو ہزار پانچصد سالہ خدمت اور دعاؤں کے نتیجہ میں وہ قوم تیار ہوئی جو کامل اور مکمل اور عالمگیر شریعت کی ذمہ داریوں کے بارِ گراں کو اٹھانے کی قوت اور استعداد اپنے اندر رکھتی تھی۔

پھر میں نے بتایا تھا کہ یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں اللہ تعالیٰ نے ان

تیئیس اغراض و مقاصد کا ذکر

کیا ہے جن کا تعلق تعمیر بیت اللہ سے ہے اور ان تمام مقاصد کے حصول کا تعلق بعثتِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ ان اغراض میں سے پانچ کے متعلق میں نے گذشتہ خطبہ میں آپ دوستوں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا

اوّل یہ کہ یہ گھر وُضِعَ لِلنَّاسِ تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے تعمیر کروایا جا رہا ہے۔

[illegible] پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

دوسرے یہ کہ مُبَارَکًا اس کے اندر مبارک ہونے کی صفت پائی جاتی ہے مادی لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے بھی۔ تیسرے یہ کہ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ تمام جہانوں کے لئے اسے ہم موجبِ ہدایت بنانا چاہتے ہیں اور ہدایت کے ہر چہار معنی کی رُو سے اسے اللہ تعالیٰ نے عالمین کے لئے ہدایت کا مرکز بنایا ہے۔ چوتھے یہ کہ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ۔ یعنی آسمانی نشانات کا ایسا سلسلہ یہاں سے جاری کیا جائے گا جو قیامت تک زندہ رہے گا اور ایک ایسا چشمہ آسمانی تائید کا یہاں سے پھوٹے گا جو کبھی خشک نہیں ہوگا۔ اور پانچویں مَقَامُ اِبْرٰهِيْمَ کے الفاظ میں یہ بتایا کہ وہ عبادت جو محبت اور ایثار کی بنیادوں پر استوار کی جاتی ہے اس عبادت کا یہ مرکزی نقطہ ہوگا اور ایک قوم جو نمائندہ ہوگی تمام اقوام کی اور نمائندہ ہوگی ہر زمانہ کی پیدا کی جائے گی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ کے گناہ سوز عشق سے سرشار ہوگی اور خدا تعالیٰ کے قُرب کی راہیں اس پر ہمیشہ کھلی رہیں گی۔

یہ پانچ مقاصد تھے جن کے متعلق میں نے گزشتہ جمعہ میں تفصیل سے بیان کیا تھا کیونکہ مجھے ان مقاصد میں سے ہر ایک کی طرف پھر واپس آنا ہے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ ان میں سے ہر ایک کا تعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ہے۔ اور یہ کہ وہ کس طرح اور کس شکل میں حاصل ہوا۔ اس لئے آج میرا ارادہ ہے کہ میں بڑے ہی اختصار کے ساتھ ان مقاصد کو بیان کروں اور کوشش کروں کہ تئیس مقاصد میں سے جو باقی رہ گئے ہیں۔ ان سب کو آج کے خطبہ میں بیان کر دوں۔ آگے جو خدا کو منظور ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔

بیت اللہ کی تعمیر کی چھٹی غرض

یہ ہے کہ جو بھی اس کے اندر داخل ہوگا یعنی ہر وہ شخص جو ان عبادات کو بجا لائیگا جن کا تعلق بیت اللہ سے ہے۔ دنیا اور آخرت کے جہنم سے وہ خدا کی پناہ میں آجائیگا اور اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے پس چھٹی غرض بیت اللہ کی تعمیر کی یہ ہے کہ اللہ کا ایک ایسا گھر بنایا جائے کہ جس کے ساتھ بعض عبادات تعلق رکھتی ہوں اور جو شخص بھی خلوصِ نیت کے ساتھ اور کامل اور مکمل طور پر ان عبادات کو بجا لائے گا۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اس کے تمام پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا اور نارِ جہنم سے وہ محفوظ ہو جائیگا۔

ساتویں غرض

بیت اللہ کی تعمیر کی اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ بتائی ہے کہ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد یا اہلِ عرب پر ہی یہ فرض نہیں کہ وہ بیت اللہ کا حج کریں بلکہ بیت اللہ کی تعمیر کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ اقوامِ عالم بیت اللہ کے حج کے لئے اس مقام پر جمع ہوں (میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام اغراض و مقاصد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ کی تعمیر کے وقت ہی بتا دیئے گئے تھے جیسا کہ بہت سے قوی قرائن اس کے متعلق قرآن کریم سے ملتے ہیں) غرض اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ کہا کہ یہ خدا تعالیٰ کا ایک ایسا گھر ہے کہ تمام اقوامِ عالم پر جو مجھ پر ایمان لائیں گی اور میرے رسول پر بھی ایمان لائیں گی۔ اور خاتم النبیین (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر میری اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھیں گی۔ ان کے لئے حج بیت اللہ فرض قرار دیا جائے گا۔ اور اس طرح اس جگہ کو مرجعِ خلائق اور مرجعِ عالم بنا دیا جائے گا۔

آٹھویں غرض

یا آٹھواں مقصد بیت اللہ کی تعمیر کا یہ بتایا کہ یہ مَثَابَةً ہے۔ اس لفظ میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ دنیا کی اقوام فرقہ فرقہ بن گئی ہیں اور جس وقت یہ فرقہ بندی اپنی انتہا کو پہنچ جائیگی۔ اس وقت ایک ایسا رسول مبعوث کیا جائے گا جو بیت اللہ کی اس غرض کو پورا کرنے والا ہوگا۔ اور ان متفرق اقوام کو ایک مرکز پر لا جمع کرے گا۔ وہ سب کو عملاً دِيْنٍ وَّاحِدٍ لے آئیگا۔ پس یہاں بتایا کہ باوجود اس کے کہ تفرقہ ایک وقت پر اپنی انتہاء کو پہنچ جائے گا اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ اس وقت ایک ایسے رسول کو مبعوث فرمائے جو تمام اقوام کو اُمَّةً وَّاحِدَةً بنا دے

نواں مقصد

یہاں یہ بیان کیا کہ اٰمِنًا یعنی یہ گھر جو ہے یہ اٰمِنًا لِّلنَّاسِ ہے۔ یہاں اس کے یہ معنی ہیں کہ ہم نے اپنے اس گھر کو ایسا بنانا چاہا ہے کہ اس کے ذریعہ اور صرف اس کے ذریعہ دنیا کو امن نصیب ہوگا۔ کیونکہ صرف یہ ایک گھر ہوگا۔ جسے بیت اللہ کہا جا سکتا ہے اس کو چھوڑ کر اور ان تعلیموں کو نظر انداز کر کے جن کا تعلق اس گھر سے ہے دنیا کی کوئی تنظیم امنِ عالم کے لئے کوشش کر کے دیکھ لے۔ وہ کبھی اس میں کامیاب نہیں ہوگی حقیقی امن دنیا کو صرف اس وقت اور صرف اسی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں مل سکتا ہے۔ جو تعلیم وہ نبی دنیا کے سامنے پیش کرے گا۔ جو خانہ کعبہ سے کھڑا کیا جائے گا۔

امن کے ایک دوسرے معنے کے لحاظ سے اٰمِنًا لِّلنَّاسِ کے معنی یہ بھی ہیں کہ دنیا روحانی طور پر اطمینانِ قلب صرف مکہ معظمہ اور صرف اس آخری شریعت کے ساتھ سخت تعلق پیدا کرنے کے نتیجہ میں حاصل کر سکے گی جو آخری شریعت مکہ میں ظاہر ہوگی۔ اور تمام اقوامِ عالم کو پکار رہی ہوگی۔ اپنے رب کی طرف۔ اور چونکہ اطمینانِ قلب ہر انسان کو اس وقت حاصل ہوتا ہے جب اس کے فطری تقاضوں کو وہ تعلیم پورا کرنے والی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر جتنی قوتیں اور استعدادیں پیدا کی ہیں۔ ان سب کی راہ نمائی اور نشو و نما کرنے کے قابل ہو پس یہاں یہ فرمایا کہ مکہ گھر ہوگا ایک ایسی تعلیم کا جو حقیقی طور پر دنیا کو اطمینانِ قلب پہنچانے والی ہوگی یعنی ہر دو معنی یہاں چسپاں ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ دنیا کو اگر امن نصیب ہو سکتا ہے۔ تو وہ مکہ کی وساطت سے دوسرے یہ کہ دنیا کی ارواح اگر اطمینانِ قلب حاصل کر سکتی ہیں۔ دنیا کی عقلیں اگر تسلی پا سکتی ہیں تو صرف اس تعلیم کے نتیجہ میں جو مکہ میں نازل ہوگی۔

دسویں غرض

اور دسواں مقصد ان آیات میں خانہ کعبہ کا اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ اِتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى اس سے پہلی ایک آیت میں مَقَامُ اِبْرٰهِيْمَ کا ذکر تھا۔ اس سے مراد یہ تھی کہ یہ مقام ایسا گھر ہے جہاں بنیاد ڈالی گئی ہے اس حقیقی عبادت کی جو محبت اور ایثار اور عشقِ الٰہی کے چشمہ سے بہہ نکلتی ہے اور اِتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى میں اس عبادت کا ذکر ہے۔ جو تذلل اور انکسار کے منبع سے پھوٹتی ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ بیت اللہ کی تعمیر کی ایک غرض یہ ہے کہ ایک ایسی قوم پیدا کی جائے جو تذلل اور انکسار کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرنے والی ہو اور جو تذلل اور انکسار کی عبادت کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام کے ظل ساری دنیا میں قائم کرے۔ اور اشاعتِ اسلام کے مراکز کو قائم کرنے والی ہو۔

گیارھویں غرض

تعمیر بیت اللہ کی یہ بیان کی گئی ہے کہ طہّرا بیتی اور اس میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا منشاء یہ ہے کہ خانہ کعبہ کو ظاہری صفائی اور باطنی طہارت کا سبق سیکھنے کے لئے ساری دنیا کے لئے بطور ایک جامعہ اور یونیورسٹی اور ایک مرکز کے بنایا جائے۔

بارھویں غرض

تعمیر کعبہ کی یہ بتائی گئی ہے کہ للطّائفین یعنی اقوام عالم کے نمائندے بار بار یہاں جمع ہوا کریں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قریباً اڑھائی ہزار سال پہلے یہ بتایا تھا کہ تمام اقوام عالم کے نمائندے بار بار یہاں آئیں گے طواف کرنے کے لئے بھی اور دوسری ان اغراض کے پورا کرنے کے لئے بھی جن کا تعلق خانہ کعبہ سے ہے۔

تیرھواں مقصد

یہ بیان کیا گیا ہے کہ والعاکفین۔ خانہ کعبہ اس غرض سے از سرِ نو تعمیر کروایا جا رہا ہے کہ اس کے ذریعہ سے ایک ایسی قوم پیدا کی جائے جو اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کرنے والے ہوں اور اس طرح بیت اللہ کے مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں۔

چودھواں مقصد

یہاں یہ بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ والرّکع السّجود ایک ایسی قوم پیدا کی جائے جو توحید باری پر قائم ہو اور جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری سے اپنی زندگیوں کو گزارنے والی ہو۔

پندرھواں مقصد

یہ بیان ہوا ہے کہ بلداً آمناً۔ امن کا لفظ ان آیات میں تین مختلف مقاصد کے بیان کے لئے اللہ تعالےٰ نے استعمال کیا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس گھر کو دنیا کے ظالمانہ حملوں سے اپنی پناہ میں رکھیں گے اور کوئی ایسا حملہ جو خانہ کعبہ کو مٹانے کے لئے کیا جائے گا وہ کامیاب نہیں ہوگا بلکہ حملہ آور تباہ و برباد کر کے رکھ دئے جائیں گے تا دنیا اس سے یہ نتیجہ اخذ کرے کہ وہ نبی جسے ہم یہاں سے مبعوث کرنا چاہتے ہیں وہ بھی خدا تعالیٰ کی پناہ میں ہوگا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کی ذات کو ہلاک یا اس کے مشن کو ناکام نہیں کر سکے گی اور تا دنیا یہ بھی نتیجہ نکالے کہ جو شریعت نبی معصوم کو دی جائے گی وہ ہمیشہ کے لئے ہوگی اور خدا تعالیٰ اس کی حفاظت کا خود ذمہ دار ہوگا۔

سولھویں غرض

جو خانہ کعبہ سے وابستہ ہے وہ یہ ہے کہ وارزق اھلہٗ من الثّمرات۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا کہ میں بیت اللہ کو از سرِ نو تعمیر کروا رہا ہوں اس غرض سے بھی کہ تا بیت اللہ اور اس کی برکات کو دیکھ کر دنیا اس نتیجہ پر پہنچے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے پر موت وارد کرتے ہیں اور اس کے ہو کر اس کی راہ میں قربانی دیتے ہیں اور دنیا سے کٹ کر صرف اسی کے ہی ہو رہتے ہیں ان کے اعمال ضائع نہیں ہوں گے بلکہ شیریں پھل انہیں ملتا ہے اور عاجزانہ اور عاشقانہ اعمال کے بہترین نتائج ان کے لئے مقدر کئے جاتے ہیں۔

سترھویں غرض بیت اللہ کے قیام کی یہ بتائی کہ

ربّنا تقبّل منّا

بیت اللہ کی تعمیر کی

ایک غرض یہ ہے

کہ تا دنیا یہ جانے اور پہچانے کہ روحانی رفعتوں کا حصول دعا کے ذریعہ سے ہی ممکن ہے۔ جب دعا میں انسان کا تضرع اور ابتہال انتہاء کو پہنچ جاتا ہے اور موت کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تب فضل الٰہی آسمان سے نازل ہوتا ہے اور معرفت کی راہیں بندہ پر کھول دی جاتی ہیں۔

غرض اللہ تعالےٰ نے یہاں بیت اللہ کے قیام کی غرض بتائی کہ یہاں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو دعا اپنی تمام شرائط کے ساتھ کرے گی اور دعا میں ان پر ایک موت کی سی کیفیت وارد ہوگی اور ان کا وجود کلیتہً فنا ہو جائے گا اور پانی بن کر آستانۂ رب پر بہہ نکلے گا اور وہ جانتے ہوں گے کہ ہم اپنے اعمال کے نتیجہ میں (محض اعمال کے نتیجہ میں) کچھ حاصل نہیں کر سکتے جب تک ہم دعا کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب نہ کریں اسلئے انتہائی قربانیاں دینے کے بعد بھی وہ اپنی قربانیوں کو کچھ چیز نہ سمجھیں گے اور ہر وقت اپنے ربّ سے ترساں اور لرزاں رہیں گے اور انتہائی قربانیوں کے باوجود ان کی دعا یہ ہوگی کہ جو کچھ ہم تیرے حضور پیش کر رہے ہیں وہ ایک حقیر سا تحفہ ہے۔ تیری شان تو بہت بلند ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ تیرے حضور ہمارا یہ تحفہ قبول ہونے کے لائق نہیں لیکن تو بڑا رحم کرنے والا ربّ ہے۔ ہمارے اس حقیر تحفہ کو قبول فرما اور ہماری غفلتوں اور ہماری حقیر مساعی کو چشمِ مغفرت سے دیکھ اور رحمت کے سامان پیدا کر تا کہ ہماری مساعی اور کوششیں تیرے حضور قبول ہو جائیں۔ غرض اس قسم کی قوم پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خانہ کعبہ کی از سرِ نو تعمیر سے

اٹھارہواں مقصد

یہ ہے کہ دنیا یہ جانے کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کے حضور اس رنگ میں دعائیں کرتے ہیں وہی ہیں جو اپنے ربّ کی صفت سمیع کا نظارہ دیکھتے ہیں اور پھر دنیا دیکھتی ہے کہ ہمارا ربّ جو ہے وہ سننے والا ہے۔ وہ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں نے تمہاری دعاؤں کو سنا پس خانہ کعبہ کے قیام کے نتیجہ میں خدائے سمیع کی معرفت دنیا حاصل کرے گی۔

انیسواں مقصد

یہ ہے کہ دنیا اس کے نتیجہ میں خدائے علیم کی معرفت حاصل کرے گی یہ نہیں ہوگا کہ بندہ نے اپنے علم ناقص کے نتیجہ میں جو دعا کی اُسے اللہ تعالےٰ نے اسی رنگ میں قبول کر لیا بلکہ بندہ دعا کرے گا اور دعا کو انتہاء تک پہنچائے گا تو اس کا رب اس کی دعا کو سنے گا اور قبول کرے گا مگر قبول کرے گا اپنے علم غیب کے تقاضا کو پورا کرتے ہوئے یعنی جس رنگ میں وہ دعائیں قبول ہونی چاہئیں اس رنگ میں۔ بعض دعاؤں کا ردّ ہو جانا یا بعض دعاؤں کا اس شکل میں پورا نہ ہونا جس رنگ میں کہ وہ کی گئی ہیں یہ ثابت نہیں کرے گا کہ خدا سمیع نہیں ہے یا قادر نہیں ہے بلکہ وہ یہ ثابت کرے گا کہ خدا تعالیٰ ہی کی ذات علّام الغیوب ہے۔ تو خانہ کعبہ کی بنیاد اس لئے رکھی گئی کہ خدا تعالیٰ کے بندے خدائے علیم سے متعارف ہو جائیں اور اس کو جاننے لگیں اور پہچاننے لگیں۔

بیسویں غرض

یہاں یہ بیان کی گئی ہے کہ

ومن ذرّیّتنا امّۃً مسلمۃً لّک

یعنی امّتِ مسلمہ ہماری ذرّیت میں سے بنائیو۔ اللہ تعالےٰ نے یہاں یہ بتایا ہے کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ جس وقت محمد صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی طرف مبعوث ہوں تو آپ کی قوم "امّۃً مسلمۃً" بننے کی اہلیت رکھتی ہو اور ابراہیمی دعاؤں کے نتیجہ میں وہ امّۃً مسلمۃً بن بھی جائے گی اور اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ وہ نبی جس کا وعدہ دیا گیا ہے کہ وہ مکہ میں پیدا ہوگا مگر تم دعا کرتے رہو کہ اے خدا ہماری اور ہماری نسلوں کی کسی غفلت اور کوتاہی کے نتیجہ میں کہیں ایسا نہ ہو کہ تیرے نزدیک ہم اس قابل نہ رہیں کہ وہ وعدہ ہمارے ساتھ پورا ہو بلکہ کسی اور قوم میں وہ نبی مبعوث ہو جائے تو فرمایا میری اولاد کو ہی امّتِ مسلمہ بنانا۔ پہلے مخاطب وہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں اور سب کے سب قبول کرنے والے بھی وہی ہوں۔

پس یہاں یہ بتایا ہے کہ وہ امّت جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل (علیہما السلام) کی ذریت سے پیدا ہونے والی ہے وہ امتِ مسلمہ بنے۔ اس نبی کا انکار نہ کرے۔ اس نبی پر ایمان لاکر جو ذمہ داریاں ان کے کندھوں پر پڑیں وہ ان کو نباہنے کی قوت اور استعداد رکھنے والی ہو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم ان کو ایسی ہی قوم بنانا چاہتے ہیں اور اسی غرض سے ہم نے خانہ کعبہ کی ازسرِ نو تعمیر کروائی ہے۔

اکیسواں مقصد

یہاں یہ بیان فرمایا کہ

ارنا مناسکنا

اس میں اس طرف اشارہ فرمایا کہ مکّہ معظمہ سے ایک ایسا رسولؐ پیدا ہوگا جو دنیا کی طرف اس وقت آئے گا جب وہ اپنی روحانی اور ذہنی نشوونما کے بعد ایسے مقام پر پہنچ چکی ہوگی کہ وہ کامل اور مکمل شریعت کی حامل بن سکے۔ ایسی شریعت جس میں پہلی شریعتوں کے مقابلہ میں لچک ہے۔ ایسی شریعت جس میں مناسب حال عمل کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اور ایسی شریعت جو ہر قوم اور ہر زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنیوالی ہے۔ ارنا مناسکنا ہمارے مناسب حال جو کام اور جو عبادتیں ہیں جو ذمہ داریاں ہیں وہ ہمیں دکھا اور سکھا۔ یعنی قرآنی شریعت کو ہم پر نازل فرما۔

پس ارنا مناسکنا میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب وہ رسول آئے گا اس کا تعلق دنیا کی ساری اقوام سے ہوگا اور ہر زمانہ سے ہوگا پس دعا کرتے رہو کہ اے ہمارے ربّ قوم قوم کی ضرورتوں اور طبیعتوں میں فرق اور زمانہ زمانہ کے مسائل میں فرق کے پیشِ نظر شریعت ایسی کامل اور مکمل بھیجنا کہ جو ہر قوم کے فطری تقاضوں کو پورا کرنے والی ہو اور ہر زمانہ کے مسائل کو وہ سلجھانے والی ہو۔ قیامت تک زندہ رہنے والی ہو تا جس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی ہے وہ پوری ہو۔

بائیسویں غرض

اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ

تُب علینا

اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو آخری شریعت یہاں نازل کی جائے گی اس کا بڑا گہرا تعلق ربّ توّاب سے ہوگا اور اس شریعت کے پیرو اس حقیقت کو پہچاننے والے ہونگے کہ توبہ اور مغفرت کے بغیر معرفت کا حصول ممکن نہیں ہے اس لئے وہ بار بار اس کی راہ میں قربانیاں بھی دینے والے ہوں گے اور بار بار اس کی طرف رجوع بھی کرنے والے ہوں گے اور کہیں گے کہ اے خدا ہماری خطاؤں کو معاف کر دے۔ وہ ایسی قوم ہوگی کہ جو نیکی کرنے کے بعد بھی اس بات سے ڈر رہی ہوگی کہ کہیں ہماری نیکی میں کوئی ایسا رخنہ نہ رہ گیا ہو جس سے ہمارا ربّ ناراض ہو جائے۔ وہ ہر وقت استغفار اور توبہ میں مشغول رہنے والی قوم ہوگی۔

تئیسواں مقصد

اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ

ربّنا وابعث فیھم رسولاً منھم

کہ ہم محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کا مولد اسے بنانا چاہتے ہیں ہم اسے ایسا مقام بنانا چاہتے ہیں کہ جس کے ماحول میں تضرّع اور ابتہال کے ساتھ عاجزی اور انکسار کے ساتھ عشق اور محبّت کے ساتھ کی گئیں دعاؤں کے نتیجہ میں ہم اپنے ایک عبد صلعم کو محمدیت کے مقام پر کھڑا کریں اور اسکے ذریعہ سے ایک ایسی شریعت کا قیام ہوگا اور ایک ایسی امّت کو جنم دیا جائے گا کہ جو زندہ نشان اپنے ساتھ رکھتی ہوگی یتلوا علیھم آیاتک اور زندہ خدا کے ساتھ اور زندہ نبی کے ساتھ اور زندہ شریعت کے ساتھ اس کا تعلق ہوگا اور ان کو کامل شریعت کا سبق دیا جائے گا لیکن ناسمجھ بچوں کو جس طرح کہا جاتا ہے ان سے یہ نہیں کہا جائے گا کہ ہم کہتے ہیں اور تم مانو۔ اللہ تعالےٰ انکی عقل اور فراست کو تیز کرنے کے لئے اپنے احکام کی حکمت بھی ان کو بتائے گا اس نبی کے ذریعہ اور اس طرح وہ کچھ ایسے پاک کر دئے جائیں گے کہ اس قسم کی پاکیزگی کسی پہلی قوم کو حاصل نہ ہوئی ہوگی۔ اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے ہماری عقل بھی تسلیم کرتی ہے کیونکہ اگر پہلی امتوں پر ناقص شریعتوں کا نزول ہوا اور اس ناقص راہ نمائی کے نتیجہ میں ان کا تزکیہ ہو تو وہ تزکیہ کامل نہیں وہ ان کی فطرت کے مطابق، انکی استعداد کے مطابق، ان کی قوت کے مطابق تو ہے لیکن وہ کامل تزکیہ نہیں ہے کیونکہ جو تعلیم انہیں دی گئی ہے وہ کامل نہیں کیونکہ انکی استعداد ابھی کامل نہیں۔ پھر جب وہ قوم پیدا ہو گئی جو کامل شریعت کی حامل ہونے کی استعداد رکھتی تھی تو ان میں سے جن لوگوں نے انتہائی قربانیاں دے کر اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اس کے تمام احکام پر عمل کرکے اور تمام نواہی سے بچتے ہوئے اس کے حضور گریہ وزاری میں اپنی زندگی گزاری ان کو جو تزکیہ نفس حاصل ہوگا (محض خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ کہ ان کے اعمال کے نتیجہ میں) وہ ایک ایسا کامل تزکیہ ہوگا۔ وہ ایک ایسی مکمل طہارت اور پاکیزگی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی ایسی خوشنودی اور رضا ہوگی کہ اس قسم کی رضا پہلی قوموں نے حاصل نہیں کی ہوگی۔

پس اللہ تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ تئیسویں غرض بیت اللہ کے قیام کی یہ ہے کہ ایک خیر الرسل صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی طرف مبعوث کیا جائے اور پھر انسان کو اس ارفع مقام پر لا کھڑا کیا جائے جس ارفع مقام پر کھڑا کرنے کے لئے ہم نے اسے پیدا کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے

کہ وہ ہمیں بھی اپنے فضل سے ان بندوں میں شامل کرے کہ ہم تو انتہائی طور پر کمزور اور نالائق اور خطاکار اور گنہگار اور ناسمجھ اور شہواتِ نفسانیہ میں پھنسے ہوئے ہیں لیکن اگر وہ چاہے اور اس کا فضل ہم پر نازل ہو تو ہر قسم کے گند سے وہ ہمیں اٹھا کر پاکیزگی کی اُن رفعتوں تک پہنچا سکتا ہے جس کا وعدہ اس نے امتِ مسلمہ سے کیا ہے۔

آئندہ خطبات میں انشاء اللہ مَیں ان تئیس مقاصد اور اغراض کو نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جس طرح پورا کیا گیا ہے اس کی تفصیل بیان کروں گا۔ آہستہ آہستہ مَیں آپ کو اس طرف لا رہا ہوں جس کی طرف مَیں نے پہلے بھی اشارہ کیا ہے کہ ایک اہم امر کی طرف اللہ تعالیٰ نے میری توجہ کو پھیرا ہے اور جماعتی تربیت کے لئے

وہ پروگرام بڑا ہی اہم ہے

بہرحال مَیں کوشش کر رہا ہوں آپ کو ذہنی طور پر تیار کرنے کی مگر مَیں کیا اور میری زبان میں اثر کیا؟ جب تک اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے میری زبان میں اثر پیدا نہ کرے اور آپ کے دلوں کو اس اثر کے قبول کرنے کی توفیق عطا نہ کرے۔ اس لئے آپ دعائیں کرتے رہیں مَیں بھی دعا کر رہا ہوں اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہماری جماعت سے وہ کام لے جس کام کے لئے اس نے اُسے قائم کیا ہے ؎

قرآن مجید پر مستشرقین کے اعتراضات

ہاروت و ماروت کے قصہ میں عظیم الشان پیشگوئی

واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علیٰ ملک سلیمان وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر وما انزل علی الملکین ببابل ھاروت و ماروت (البقرہ)

مفسرین قرآن مجید نے ہاروت اور ماروت کے ذکر کے ضمن میں تحریر کیا ہے کہ یہ دو فرشتے تھے اور ان کے لئے یہ امر باعث تعجب تھا کہ خدا تعالیٰ دنیا میں اپنے انبیاء بھیجتا ہے اور وہ دنیا کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرتے ہیں مگر اس کے باوجود کئی لوگ صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے اور اخلاقی لحاظ سے ان کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور وہ گناہوں میں لوث ہیں۔ چنانچہ اس خیال کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے ہاروت اور ماروت کو فرشتوں سے انسان بنا کر بطور آزمائش کے اس دنیا میں بھیجا۔

ابتداء امر میں ہاروت اور ماروت نے تو انتہائی اعلیٰ درجہ کا اخلاقی مظاہرہ کیا اور اخلاق کا معیار قائم کر دیا۔ لیکن ایک مدت کے بعد ایک حسین و جمیل زہرہ نامی عورت پر عاشق اور فریفتہ ہو گئے۔ اس گناہ کی سزا میں ان دونوں کو بابل کے کنوئیں میں لٹکا دیا گیا۔

اس قصہ کو درج کرتے ہوئے جورج سیل تحریر کرتے ہیں

This story Mohammad took directly from the persian magic

یعنی یہ قصہ محمدؐ نے کلیتہً پرشین میجائی (جادوائے ایران) سے اخذ کیا ہے۔ اس قصہ میں دو باغی فرشتوں کا ذکر ہے اور ان کے نام بھی یہی ہیں۔ اور وہ بابل شہر کے ایک ویران کنوئیں میں گناہ کی پاداش میں لٹکے ہوئے ہیں۔ پھر جورج سیل تحریر کرتے ہیں کہ یہودیوں میں بھی شمیوزئی نامی فرشتہ کے متعلق اسی قسم کی کہانی پائی جاتی ہے۔ جس نے عورتوں سے ناجائز تعلق رکھا۔ پھر اس سے تائب ہوا اور بطور کفارہ سزا کے طور پر اپنے آپ کو فضا میں لٹکا لیا۔

ریورنڈ ویری نے بھی جورج سیل کے اس خیال کی تائید کی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایک ایسی ایمان افروز پیشگوئی کا ذکر کیا ہے جس کا تعلق حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہے۔ تاریخ اسلام کا ایک مبتدی بھی جانتا ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کے وقت یہود نے انتہائی معاندانہ روش کا مظاہرہ کیا۔ بلکہ تاریخ اسلام کی یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ یہود نے آپ کو قتل کرنے کی سازش کی اور آپ کے خلاف فضا کو مکدر کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اسلام کے بڑھتے ہوئے نفوذ میں رخنہ ڈالنے کے لئے مشکلات حائل کیں مگر خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرمائی

مستشرقین کے یہ اعتراض کرنے کا باعث مسلمان مفسرین قرآن کی غلط تفسیر ہے۔ ورنہ ان آیات میں کوئی ایسا غیر معقول اور غیر مناسب قصہ فرشتوں کے متعلق بیان نہیں کیا گیا۔ کہانیوں اور قصوں سے قطع نظر کر کے جب ان آیات پر غور کیا جائے۔ تو اپنے معانی اور منطوق کے لحاظ سے یہ آیت بہت واضح ہے۔ اور کسی لغو قصہ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان آیات کا ترجمہ یہ ہے۔

ان یہودیوں نے اس چیز کی پیروی کی ہے۔ جسے شیاطین نے سلیمان علیہ السلام کی حکومت کے خلاف اختیار کیا تھا (انہوں نے سلیمان کے خلاف کفر کا الزام دیا تھا۔) مگر سلیمان نے کوئی کفر نہیں کیا لیکن شیاطین نے خود کفر کیا تھا وہ لوگوں کو پرفریب باتیں سکھاتے تھے۔ اور انہوں نے پیروی اس امر کی ہے۔ جو دو فرشتہ سیرت انسانوں پر بابل میں اتارا گیا۔ یعنی ہاروت اور ماروت پر۔

ہاروت اور ماروت دو نیک انسان تھے جن کو نیکی کی وجہ سے فرشتے کہا گیا ہے۔ انہوں نے ظالم حکومت کے خلاف خدا کے حکم سے ایک مخفی تنظیم قائم کی۔ اور اس تنظیم کے ذریعہ وہ ظالم حکومت کا تختہ الٹنے میں کامیاب ہو گئے۔ شیاطین نے حضرت سلیمان کے خلاف جو تدابیر اختیار کیں۔ چونکہ وہ ایک نبی کے خلاف تھیں۔ اس لئے وہ ان تدابیر میں ناکام ہوئے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ یہود تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے خلاف مخفی تنظیم قائم کر کے ایسی تدابیر اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ماروت اور ہاروت تو ایک خاص مشن کے لئے مقرر تھے۔ اس لئے وہ اپنی تدبیر میں ایک ظالم حکومت کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن یہود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کا تختہ الٹنے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر نہیں ہیں۔ لہٰذا ان کی تدابیر ان شیاطین کی نوعیت رکھتی ہیں۔ جنہوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے خلاف سازش کی تھی۔ اور ایک نبی کے مقابلہ میں ناکام و نامراد رہے ہیں۔ یہودی بھی چونکہ ان شیاطین کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے نبی ہیں اس لئے وہ ناکام و نامراد رہیں گے۔ اس آیت کا تعلق تاریخی حقائق سے ہے۔

الغرض یہ اعتراض بالکل غلط ہے بلکہ قرآن مجید کی یہ آیت ایک عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ہے۔ جو اپنے زمانہ میں پوری شان سے پوری ہوئی۔

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر الٰہی اور تسبیح و تحمید کا فلسفہ

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمٰن سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ (متفق علیہ)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمات زبان پر بولنے کے لحاظ سے (تو ہلکے آسان) ہیں۔ مگر اعمال کے خوشکن نتائج کے لحاظ سے وزنی ہیں اور خدا تعالیٰ کو بھی یہ دو کلمات بہت ہی محبوب ہیں اور یہ دو کلمات ہیں۔

سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم

یعنی صرف خدا ہی پاک اور قابل تعریف ہے۔ خدا تعالیٰ ہی پاک ہے اور وہ بہت ہی عظمت والا ہے۔

یہ دو فقرے خدا تعالیٰ کی عظمت اور تحمید کا جذبہ انسان کے نفس میں پیدا کرتے ہیں۔ تاکہ انسان تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اخلاق حسنہ اختیار کر سکے۔ جو چیز انسان بار بار اپنی زبان سے ورد کرتا ہے اس کا اثر اس کے حواس خمسہ اور جملہ اعضاء پر ہوتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں مومن کی ہر حرکت اللہ تعالیٰ کی رضا کے ماتحت ہو جاتی ہے۔ اور اس کی کیفیت قرآنی آیت ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کے مطابق ہو جاتی ہے۔

اس حدیث میں حضور کا یہ ارشاد کہ یہ دو فقرات ترازو میں بھاری ہیں قابل غور ہے۔ عربی زبان میں لفظ میزان کے ظاہری معنے تو ترازو کے ہیں۔ مگر مراد اس جگہ یہ ہے کہ ان کلمات کا ورد چونکہ انسانی نفس میں پاک تبدیلی پیدا کرتا ہے اس لئے یہ کلمات اس لحاظ سے بہت وزندار ہیں۔ ان کے ورد سے انسان کو بہت ثواب حاصل ہوتا ہے ہر احمدی کو چاہیئے کہ ان آسان کلمات کا ورد کرتا رہے۔

اولاد کی تربیت

- ۰ اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت اولاد کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے
- ۰ آپ الفضل ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں

(مینیجر الفضل)

اعتراضات کے جوابات

ایک الہام پر اعتراض اور اس کا جواب

مجلس تحفظ ختمِ نبوت ملتان کی طرف سے ایک ٹریکٹ "مرزا غلام احمد کی آسان پہچان" شائع ہوا ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے متعلق بہت گند اچھالا ہے۔ اس نے یہ اعتراض کیا ہے کہ:۔

الہام یہ تھا کہ مرزا صاحب کی موت مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں ہوگی۔
مگر دیکھئے مرزا صاحب لاہور میں ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو وفات پا گئے۔

اس اعتراض کا مقصد یہ ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی غلط نکلی ہے اس لئے وہ معاذ اللہ صادق نہیں ہیں۔

الجواب:۔ اس الہام کی تشریح خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تحریر فرمائی ہے:۔

یعنی خائب و خاسر کی طرح تیری موت نہیں ہے اور یہ کلمہ کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی جیسا کہ وہاں کے دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا اسی طرح یہاں بھی دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے۔ دوسرے یہ معنی ہیں کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی۔ خود بخود لوگوں کے دل ہماری طرف مائل ہو جائیں گے۔ فقرہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی مکہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور فقرہ سلامًا سلامًا مدینہ کی طرف۔" (البشریٰ جلد ۲ ص۱۲۶)

اس تشریح کے مطابق یہ الہام پورا ہو چکا ہے اور اس پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

نشانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

طاعون کے متعلق انذاری پیشگوئی

۶ر فروری ۱۸۹۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رؤیا میں دیکھا جس کو آپ نے اسی دن اشتہار دیتے ہوئے شائع فرما دیا۔ آپؑ نے تحریر فرمایا:۔

"آج جو ۶ر فروری ۱۸۹۸ء روز یکشنبہ ہے میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا یا یہ کہا کہ اس کے بعد جاڑے میں پھیلے گا لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا اور مجھے اس سے پہلے طاعون کے بارے میں الہام بھی ہوا اور وہ یہ ہے۔ ان اللّٰہ لا یغیّر ما بقوم حتّٰی یغیّروا ما بانفسھم انّہ اوی القریۃ۔ یعنی جب تک دلوں کی وباء معصیت دور نہ ہو تب تک ظاہری وباء بھی دور نہ ہوگی۔۔۔۔ یہ تقدیر ایسی ہے کہ جو دعا صدقات اور خیرات اور اعمال صالحہ اور توبہ نصوح سے ٹل سکتی ہے اس لئے میری ہمدردی نے تقاضا کیا کہ میں عام لوگوں کو اس سے اطلاع دوں۔" (تبلیغ رسالت جلد ہفتم)

اس اشتہار کے بعد آپ نے مخلوقِ خدا کی عام ہمدردی اور خدمتِ خلق کے جذبہ کے پیشِ نظر حفظانِ صحت کے اصول تحریر فرمائے کہ اس مرض طاعون سے نجات حاصل کی جائے اور ۲۰ر مئی کو آپؑ نے مخلصین کا اجتماع بلا کر ان کو اس وبائی مرض کے متعلق طبی ہدایات دیں۔ نیز اکابرینِ جماعت نے چندہ کر کے ایک نہایت ہی قیمتی دوائی تیار کی جس کا نام تریاقِ الٰہی رکھا اور طاعون کی گلٹی اور زخم پر لگانے کے لئے ایک دوسری دوائی تیار کی گئی جس کا نام مرہم عیسیٰ رکھا۔ اس پیشگوئی کے اعلان کا منصۂ شہود پر آنا تھا کہ مخالفین نے استہزاء اور تمسخر کا انداز اختیار کیا۔ مگر اس پیشگوئی کے مطابق پنجاب میں طاعون کا زور انتہائی دہشتناک تھا شہروں کے شہر اس طاعون کی وباء سے متاثر ہوئے۔ کئی گھروں میں ماتم ہوا۔ اس قدر اموات ہوئیں کہ گورنمنٹ نے تسلیم کیا کہ یہ غیر معمولی وباء تھی جس کا زیادہ زور پنجاب میں تھا۔ پنجاب کے دیہات اور شہروں کے قبرستانوں میں ہر وقت جنازوں کی آمد تھی۔ الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رؤیا کے مطابق پنجاب میں بالخصوص طاعون خطرناک طور پر نمودار ہوئی اور حضورؑ کی اس پیشگوئی کے مطابق ہزاروں افراد امام الزمان کی بیعت میں شامل ہوئے اور اپنے گناہوں سے توبہ نصوح کی۔ اور روحانی تبدیلی کی۔ اور یہی وہ اس پیشگوئی کی بنیادی غرض تھی۔

تبلیغی مساعی

مشرقی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے اثرات

مشہور انگریز مصنف ڈاکٹر J. SPENCER TRIMINGHAM نے ISLAM IN EAST AFRICA (اسلام مشرقی افریقہ میں) کے عنوان سے ۱۹۶۴ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی کے پریس سے ایک کتاب شائع کی ہے۔ اس کتاب میں احمدیت کے زیرِ عنوان جماعتِ احمدیہ کی مشرقی افریقہ میں تبلیغی مساعی کا تاریخی تجزیہ کرتے ہوئے وہ نتیجہ یوں پیش کرتے ہیں:۔

مشرقی افریقہ میں ایک اور جماعت بھی مستعد ہے جو احمدیہ جماعت کہلاتی ہے جس کا دعویٰ ہے کہ (حضرت) مرزا غلام احمد مسیح اور مہدی ہیں اور جن کا آجکل مرکز ربوہ پاکستان ہے ان کے سب سے پہلے مبلغ (شیخ) مبارک احمد ۱۹۳۴ء میں ممباسہ پہنچے ۔۔۔۔۔۔

(شیخ) مبارک احمد نے مسلمانوں اور مشرکوں میں تبلیغ کرنے سے آہستہ آہستہ ایک چھوٹے سے گروہ کو حلقہ بگوش کر لیا اور ۱۹۴۲ء میں مشرقی طرز کی میناروں والی مسجد کی تعمیر کرانی شروع کی۔۔۔۔

ڈاکٹر سپنسر تبلیغی اثرات و نفوذ کے ضمن میں تحریر کرتے ہیں:۔

The influence of The Ahmadiyya, however, is not to be measured solely on quantitative lines. The effect of their propaganda is much greater.

یعنی احمدیوں کے اثر و نفوذ کا اندازہ صرف افراد کی تعداد سے نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ ان کی تبلیغی مساعی کا اثر اور نفوذ ان کی تعداد کی نسبت سے بہت زیادہ ہے جس میں ان کا زبانی اور زوردار چیلنج کا بہت بڑا دخل ہے ان کی تبلیغ نیز کتب اور رسائل کی اشاعت بحث و تمحیص کو دعوت دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر افریقی مسیحی ان کے وجود سے بخوبی واقف ہیں کیونکہ یہ مسیحیت پر حملے کرتے ہیں۔ ان کی تبلیغ کا بڑا ذریعہ سواحیلی اور انگریزی زبان ہیں کیونکہ یہ زبانیں تمام علاقہ میں رائج ہیں۔ مزید برآں انہوں نے دیگر مقامی زبانوں کو بھی اپنی تبلیغ کا ذریعہ بنایا ہے۔۔۔

ترجمہ قرآن مجید ایک سواحیلی باشندہ کی مدد سے (شیخ) مبارک احمد نے ۱۹۳۶ء میں شروع کیا جو کہ ۱۹۵۳ء میں عربی متن کے متوازی کالم میں وسیع تفسیری نوٹس Copious Commentary کے ساتھ شائع ہوا۔۔۔۔۔

ان کی دیگر کتب رسائل اور اشتہارات کی اشاعت بھی وسیع پیمانہ پر ہے۔ سب سے زیادہ مشہور رسالہ سواحیلی زبان میں Mapenzi ya Mungu خدا کی محبت ہے جسے مبارک احمد نے جاری کیا اور اب بھی شائع ہو رہا ہے۔ ۱۹۵۷ء میں انگریزی زبان میں ایک پندرہ روزہ اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز جاری کیا جس کی اشاعت بھی وسیع ہے۔ نیز ایک رسالہ اسلام کی آواز لوگنڈا زبان میں شائع ہوتا ہے۔

ڈاکٹر سپنسر نے اس کتاب کو کئی مدبرین اور چرچ سوسائٹیز کے تعاون سے مکمل کیا ہے اور بین السطور مشرقی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کے تبلیغی نفوذ کا ذکر کیا ہے۔ افریقہ کے براعظم کے متعلق چرچ کو یقین تھا کہ اس کو بڑی آسانی سے عیسائی بنا لیا جائے گا۔ چنانچہ (A. P. Atterbury) نے اپنی مشہور تصنیف (Islam in Africa) میں تحریر کیا تھا:۔

"*Islam in Africa will be comparatively easy for christianity.*"

یعنی افریقہ میں اسلام کو نابود کرنے کا کام عیسائیت کے لئے آسان تر ہوگا۔ اس عیسائی ملاش کو ناکام کرنے کا سہرا احمدیت کے سر پر ہے۔

اشارات

شاہد عجمی کے قلم سے

جماعت احمدیہ ایک مشہور شیعہ عالم کی نظر میں

خان صاحب آغا محمد سلطان مرزا دہلوی ایم اے ایل ایل بی کی مشہور تالیف "البلاغ المبین" جلد دوم سے ایک اقتباس (یہ کتاب پہلی بار تقسیم ہند سے قبل شائع ہوئی تھی) جناب آغا فرماتے ہیں:۔

"تقیہ کا ذکر نکل آیا تو کہنا پڑا اہل سنت وجماعت تو ایک طرف بہت سے شیعہ حضرات بھی اس کا مفہوم نہیں سمجھتے ہیں اور اپنے عمل سے واقعی تقیہ کو ایک مضحکہ خیز چیز بنا دیا ہے۔ اگر کوئی افسر سنی ہوگا۔ یا دوستوں کا مجمع سنیوں کا ہوگا تو کوشش کریں گے کہ اپنے تئیں سنی ظاہر کریں شیعوں کی مساجد میں نہیں جائیں گے مجالس میں شرکت نہیں کریں گے۔ ۔ ۔ اس بے جا تقیہ سے اپنی جماعت کمزور نظر آتی ہے مخالفین کو پتہ تو چل جاتا ہے کہ یہ شیعہ ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ جماعت بڑی کمزور ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اس معاملہ میں احمدی حضرات سے "سبق" حاصل کرو۔ جماعت کی تنظیم کے متعلق ان کا طرز عمل ایسا صحیح مضبوط ہے کہ معمولی لوگ دل سے سمجھنے لگتے ہیں کہ واقعی یہ مذہب درست ہے جب ہی تو ان کے افراد میں ایک دوسرے سے بڑی ہمدردی ہے اور بغیر تحقیقات مذہب کے ان کی جماعت میں ایزادی ہوتی رہتی ہے۔ ان کی جماعت کے ایک نہایت اعلیٰ افسر سے میری عرصہ سے واقفیت ہے اپنی جماعت کے چپراسی سے لے کر اعلیٰ ترین افسر کی مدد اس طرح کرتے ہیں جس طرح کوئی اپنے بچے کی مدد کرتا ہے۔ محض ان کی اس صفت سے میرے دل میں ان کی بہت عزت ہے"

(البلاغ المبین طبع سوم جلد ۲ ص۲۰۶ شائع کردہ کتب خانہ حسینیہ حقہ ۲ محلہ شیعیان لاہور)

حق یہ ہے کہ قرآن مجید نے اسلامی معاشرہ کی فاصبحتم بنعمتہ اخواناً کے الفاظ میں جو دلکش اور عملی تصویر کھینچی ہے اُس کا نظارہ آج دنیا میں صرف حضرت امام الزمان کی جماعت ہی میں ملتا ہے۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

آسمانی راہنمائی کی ضرورت

جناب سراج الدین صاحب سوال نے ہفت روزہ "چٹان" (۱۰ اپریل ۱۹۶۷ء) میں مسلمانانِ عالم کی حالت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"آج اگر ہم دنیا میں مسلمانوں کی حالت کا جائزہ لیں تو غیر مسلم اقوام کے مقابلہ میں مسلمانوں کی حالت کوئی قابل فخر نہیں ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کے دعویٰ اور عمل میں بڑا فرق ہے دعویٰ تو اگرچہ ہم اسلام کا کرتے ہیں لیکن ہمارا طرز عمل اسلام کا نہیں ہے آج کل مسلمانوں کی اکثریت ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جن کے ذہنوں میں دین کا مفہوم صرف ان کے ذاتی مفاد ہیں۔ جن باتوں سے ان کی خواہشات کی تسکین ہوتی ہے۔ پس وہی اُن کا دین ہے"

کیا ان حقائق کے باوجود کسی ایسے روحانی قائد کی ضرورت نہیں جو ارضی اور مادی تصورات کو ختم کرکے آسمانی دلائل وبراہین اور سماوی کرامات ونشانات سے دلوں میں حقیقی اور خالص دین کا سکہ بٹھا دے؟؟

"ایک قومی جہاد"

راولپنڈی کے روزنامہ "تعمیر" نے مندرجہ بالا عنوان کے تحت ایک اداری نوٹ میں گورنر مغربی پاکستان عزت مآب جناب محمد موسیٰ کی ایک حالیہ نشری تقریر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انہوں نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں خوراک کی پیداوار میں اضافہ کی ضرورت پر زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ اگلے تین سال میں خوراک میں خودکفالت حاصل کرنے کے لئے حکومت کیا کچھ کر رہی ہے۔ گورنر کے بیان کے مطابق حکومت جو تدابیر عمل میں لا رہی ہے ان میں ۲۵ ہزار نئے ٹیوب ویل لگانے کا منصوبہ بھی شامل ہے۔

سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "اسلام اور ملکیت زمین" کے آخری باب میں ملک کے زرعی نظام اور اس کی اصلاح وترقی کے سلسلہ میں نہایت قیمتی مشورے دیئے تھے جو ہمارے نزدیک ملک کے موجودہ قومی جہاد میں حکومت اور زمیندار دونوں کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس سے ہر ممکن فائدہ اٹھایا جائے۔

حق وباطل کا امتحان

سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب سے ایک صاحب نے سوال کیا ہے کہ "دنیا کی غالب آبادی دین اسلام کی برکتوں سے عام طور پر کیوں محروم رہی ہے؟" جناب مودودی صاحب رسالہ ترجمان القرآن (اپریل ۱۹۶۷ء) کے تازہ اشاعت میں اس سوال کا جواب دیتے لکھتے ہیں۔

"دنیا میں حق اور باطل کی کشمکش بجائے خود ایک امتحان ہے اور اس امتحان کا آخری نتیجہ اس دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں نکلتا ہے اگر دنیا کے انسانوں کی عظیم اکثریت نے کسی ملک کسی قوم یا ساری دنیا میں حق کو نہ مانا اور باطل کو قبول کر لیا تو اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ حق ناکام اور باطل کامیاب ہو گیا بلکہ اس کے معنے دراصل یہ ہیں کہ انسانوں کی عظیم اکثریت اپنے رب کے امتحان میں ناکام ہوگئی جس کا بدترین نتیجہ وہ آخرت میں دیکھے گی۔ ۔ ۔ یہی بات ہے جو نوع انسانی کو زمین پر اتارتے وقت اللہ تعالیٰ نے صاف صاف بتا دی تھی فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون والذین کفروا وکذبوا بآیتنا اولئک اصحاب النار ھم فیھا خلدون۔

نیز لکھتے ہیں:۔ "یہ خیال کرنا صحیح نہیں ہے کہ جو لوگ مسلمانوں میں شمار نہیں ہوتے یا محض مسلمان کہلا یا جاتا ہی اس امتحان میں اللہ کی کامیابی کا ضامن ہے۔ ۔ ۔ خدا کی اس کھلی امتحان گاہ میں کافر بھی منافق بھی عاصی اور مطیع سب ہی ہمیشہ امتحان دیتے رہے ہیں۔ اور آج بھی دے رہے ہیں اس میں فیصلہ کن چیز کوئی زبانی دعویٰ نہیں بلکہ عملی کردار ہے اور اس کا نتیجہ بھی فرد کا رکارکرد دیکھ کر نہیں بلکہ ہر شخص کی، ہر گروہ کا اور ہر قوم کا کارنامہ حیات دیکھ کر ہی ہوگا"۔

اس تحریر سے شبہ پڑتا ہے کہ جماعت اسلامی کے لیڈر اب حقیقت پسندی کا ثبوت دینے لگے ہیں ورنہ آج تک تو وہ دنیا کے وسیع امتحانی کمرہ میں اپنے تئیں ممتحن ہی نہیں خدائی فوجدار کی حیثیت دیئے جا رہے تھے اور ان کے نزدیک اسلام کی مثال بقول پرویز صاحب جوتے دان کی سی تھی۔ جس میں جانے کا راستہ تو پوری طرح کھلا ہے مگر آنے کے لئے یا نکل نہیں۔

یورپ کا اسلام کی طرف نیا قدم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قریباً ۷۰ برس قبل پیشگوئی فرمائی تھی

"آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار"

اس عظیم الشان خبر کی تصدیق کے لئے بے شمار حقائق وشواہد پیش کئے جا سکتے ہیں حتیٰ کہ یورپ بھی اسلام کی تعلیمی عظمت و فوقیت کا لوہا ماننے پر مجبور نظر آتا ہے ذیل میں ہم معاصر "لاہور" کے شکریہ کے ساتھ "دی ٹائمز لندن" (۱۵ فروری ۱۹۶۷ء) کے ایک نوٹ کا ترجمہ درج کرتے ہیں جس سے ہمارے اس دعویٰ کی زبردست تائید ہوتی ہے۔ دی لندن ٹائمز لکھتا ہے:۔

"اسلام اس لحاظ سے دلچسپی ابھارنے والا مذہب ہے کہ اس نے آج سے چودہ سو سال پیشتر ہی عورتوں کو اکثر وبیشتر وہ حقوق عطا کئے جو برطانوی عورتوں کو پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعہ زمانہ حال کے گزشتہ بیس تیس سال کے دوران اب کہیں جا کر ملے ہیں عورتوں کے ساتھ سلوک کے بارہ میں بہت سی برائیاں جو اسلام کی طرف منسوب کی جاتی ہیں ان کا تعلق رسم ورواج سے ہے نہ کہ اسلامی عقائد سے اسلام سے پہلے صحرائے عرب کے باہم ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما رہنے والے قبائل کی عورتیں ناگفتہ بہ حالات میں زندگی بسر کرتی تھیں اور وہ اپنی لڑکیوں کو اس لئے زندہ درگور کر دیتے تھے کہ ان کا وجود جنگ میں کسی طرح بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتا تھا اگر اس پس منظر میں دیکھا جائے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافذ کردہ اصلاحات نمایاں طور پر ترقی یافتہ نظر آتی ہیں"

"شاعرِ مشرق کا نظریۂ وفاتِ مسیح"

خدا بھلا کرے جناب عبد الواحد صاحب معینی ایم اے (آکسن) کا کہ انہوں نے "باقیاتِ اقبال" میں دوسرے متروکات کے ساتھ ڈاکٹر سر محمد اقبال کا یہ شعر بھی شائع کر دیا ہے ؎

میناروِ دل پہ اپنے خدا کا نزول دیکھ
اور انتظارِ مہدی و عیسےٰ بھی چھوڑ دے

("باقیاتِ اقبال" صفحہ ۵۱)

لیفٹیننٹ کرنل خواجہ عبد الرشید صاحب ایم بی نے کچھ عرصہ ہوا اس شعر کے تاریخی پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:۔

"چونکہ علمائے اسلام نے جن میں متعدد اہل کتاب بھی تھے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آسمان پر پہنچا دیا تھا۔ اب مفسرین کے لئے یہ دقت پیش آئی کہ انہیں طبعی موت مارنے کیلئے واپس کس طرح لایا جائے چنانچہ اس رجوع الی الارض کو ثابت کرنے کے لئے ان کو بطور قیامت کی نشانی پیش کیا گیا۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس حقیقت کو بھانپ لیا تب ہی تو انہوں نے کہا تھا ؎

میناروِ دل پہ اپنے خدا کا نزول دیکھ
یہ انتظارِ مہدی و عیسیٰ بھی چھوڑ دے"

(ہفت روزہ "چٹان" یکم دسمبر ۱۹۵۸ء صفحہ ۷)

یہ شعر مئی ۱۹۰۵ء کا ہے۔ ۱۹۱۱ء میں انہوں نے علیگڑھ میں جو تقریر فرمائی اس میں بیان کیا:۔

"میری رائے میں قومی سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ عالمگیر ذات نے ڈالا ہے ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ ہے اور ہماری تعلیم کا مقصد ہونا چاہیئے کہ اس نمونہ کو ترقی دی جائے اور مسلمان ہر وقت اسے پیش نظر رکھیں۔ پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔"

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر صفحہ ۱۸)

مسیح کی آمد کے متعلق وہ حدیثیں جو تواتر معنوی کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان میں نازل ہونے والے مسیح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امامکم منکم (صحیح بخاری) اور فامکم منکم (صحیح مسلم) کے الفاظ میں امت محمدیہ میں سے امت کا امام قرار دیا ہے۔

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا آسمان سے دوبارہ آنا ان الفاظ کی روشنی میں ایک باطل خیال ہے بلکہ امت کا مسیح موعود ان الفاظ کی رو سے امت محمدیہ کا ہی کوئی فرد ہونا چاہیئے تھا جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مثیل ہونے کی وجہ سے استعارہ ابن مریم کا نام دیا گیا ہے۔ علامہ اقبال نے جماعت احمدیہ کی اس تشریح کو معقول قرار دیا ہے چنانچہ انہوں نے فرمایا:۔

"جہاں تک میں اس تحریک کا مطلب سمجھ سکا ہوں وہ یہ ہے کہ مرزائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ ایک فانی انسان کی مانند جام مرگ نوش فرما چکے ہیں نیز یہ کہ ان کے دوبارہ ظہور کا مقصد یہ ہے کہ روحانی اعتبار سے ان کا مثیل پیدا ہوگا کسی حد تک معقولیت کا پہلو لئے ہوئے ہے۔"

(اخبار مجاہد فروری ۱۹۳۵ء)

حضرت مسیح موعود نے پیشگوئی فرمائی تھی:۔

"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو زندہ ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی وقت گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۷)

دار الافتاء ربوہ

فوت شدہ نمازوں کی قضاء

اگر انسان سو جانے بھول جائے یا کسی شدید مجبوری کی وجہ سے وقت پر نماز نہ پڑھ سکے تو اس نماز کو بعد میں جب موقعہ ملے پڑھ سکتا ہے۔ اس میں اسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی طرح ثواب ملے گا جیسے اس نے وقت پر ہی نماز پڑھی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

اذا رقد احدکم عن الصلوٰۃ
او غفل عنھا فلیصلھا اذا ذکرھا

فان اللہ عز وجل یقول اقم الصلوٰۃ لذکری (مسلم)

یعنی اگر تم میں سے کوئی سو جائے بھول یا کسی وجہ سے وقت پر نماز نہ پڑھ سکے۔ تو جب اسے یاد آئے (اور اطمینان کا موقعہ ملے) نماز پڑھ لے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد اقم الصلوٰۃ لذکری میں اسی کی طرف اشارہ ہے کہ میری یاد کا موقعہ آنے پر نماز کے لئے کھڑا ہو جائے۔ بہرحال مجبوری کے حالات میں موقعہ ملنے پر جب بھی نماز پڑھی جائے وہ وقت کے اندر ہی نماز سمجھی جائے گی۔ اور قضاء سے اس کا تدارک ہو جائے گا۔

سوال:۔ بعض کہتے ہیں کہ ٹوپی اور پگڑی کے سوا اگر رومال۔ جاجیوں وغیرہ پرنے یا تولئے کو سر پر رکھ کر نماز ادا کی جائے تو سر ننگا ہی متصور ہوگا اور نماز نہیں ہوگی۔ کیا یہ درست ہے؟

جواب:۔ وقار اسی میں ہے کہ آدمی پگڑی باندھ کر یا ٹوپی پہن کر نماز پڑھے۔ اور یہی پسندیدہ ہے۔ تاہم یہ کہنا غلط ہے کہ اگر کوئی پگڑی یا ٹوپی کی بجائے سر پر رومال باندھ لے یا تولیہ رکھ لے تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔ کیونکہ بجائے خود ننگے سر ہونا بھی مبطل نماز نہیں ہے۔

سوال:۔ عصر اور عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعت سنتیں پڑھنا کیوں ضروری ہیں؟

جواب:۔ یہ سنتیں پڑھنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر کوئی پڑھے تو ثواب ملے گا۔ گویا ان کی حیثیت نفل کی ہے۔

دیگی بینائی مسیحائے زماں کی روشنی

چشمکِ الہام سے ہے اس جہاں کی روشنی
عقل میں ورنہ ہے نور افشاں کہاں کی روشنی

ڈال دیتے ہیں باذنِ حق ملائک اور تیل
کم جو ہوتی ہے چراغِ کن فکاں کی روشنی

نفسِ امّارہ کی ظلمت کر گئی اندھا انہیں
دیگی بینائی مسیحائے زماں کی روشنی

پھر ہوا ہے نور افشاں وہ "علیٰ خلقٍ عظیم"
کھا گئی تھی آتشِ دوزخ جہاں کی روشنی

پھر ہوئی تنویر بر بار روح میں صبحِ ازل
پھر لگی دینے ہے لو سوزِ نہاں کی روشنی

دارالافتاء ربوہ

وضاحت

مکرم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل ناظم افتاء

الفضل مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۶۷ء میں چند سوال اور ان کے جواب کے ضمن میں قربانی سے متعلق ایک سوال کا یہ جواب دیا گیا تھا کہ "حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے انسان کو مذہبی استھانوں پر ذبح کرنا اللہ تعالیٰ کی عبادت اور قربت کے حصول کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا لیکن حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کرایا کہ یہ طریق عبادت منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اس کی بجائے جانوروں کی قربانی کی جائے اور اس کے پیچھے یہ روح کارفرما ہو کہ جب بھی خدا کے نام کو بلند کرنے کے لئے انسانی قربانی پیش کرنے کی ضرورت ہوگی تو معروف طریق کے مطابق اس سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا۔ گویا جانور کی قربانی انسان کے خاص طریق قربانی کے منسوخ ہونے اور دوسرا طریق جو زیادہ معقول اور نتیجہ خیز ہے جاری کرنے کی یادگار ہے۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی وہ پہلے نبی ہیں جن کے ذریعہ اپنے پیاروں کے ذبح کرنے کے رواج کا خاتمہ کیا گیا اور ایک نئے دینی طرز فکر کی بنیاد ڈالی گئی۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے ذبح کی صورت میں انسانی قربانی کے تعلق کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس طریق قربانی خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت جاری ہوا تھا یا خدا نے اس کا حکم دیا تھا یا کسی شارع نبی کی یہ سنت تھی ان میں سے کوئی بات بھی مطلوب و مفہوم نہیں مقصد صرف یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے اس قسم کی قربانی کا رواج تھا اور دینی حلقوں میں بھی اسے اچھا سمجھا جاتا تھا اس کا رواج کب پڑا اور کیوں پڑا اس سے ہمیں بحث نہیں۔ بعض اوقات ایک امر جو دراصل حکم الٰہی نہیں ہوتا رواج پا جاتا ہے اور سوسائٹی اسے اچھا سمجھنے لگتی ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی کسی بیماری کے پیش نظر اونٹ کا گوشت نہ کھانے کا عہد کیا تھا۔ لیکن ان کے ماننے والوں نے اسے ایک دینی مسئلہ سمجھ لیا۔ مسلمانوں میں بھی کئی وظائف اعمال اور اوراد ایسے ہیں جن کا قرآن کریم یا سنت نبوی میں بالتعیین کوئی ذکر نہیں۔ لیکن مسلمانوں کے دینی حلقوں میں انہیں اچھا سمجھا جاتا رہا اور کئی بزرگوں نے بھی حرج نہ سمجھتے ہوئے انہیں اختیار کیا جیسے مثلاً قُل۔ چالیسواں وغیرہ اسی طرح ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انکشاف اور وضاحت سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذہن میں بھی اس رواج کے متعلق منفی طرز فکر اجاگر نہ ہوا ہو۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ ہی کے ذریعہ اس رواج کے غلط ہونے کا اعلان کر دیا۔ انبیاء علیہم السلام کا یہ طریق ہوتا ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے انکشاف اور وضاحت نہ ہو وہ سابقہ دینی رواجوں کے متعلق منفی رویہ اختیار نہیں کرتے خصوصاً جبکہ شرک بواح یا کسی اخلاقی کمزوری سے ان رسوم کا تعلق نہ ہو اس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس واقعہ سے بھی ہو جاتی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا انکشاف نہ ہوا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو الہاماً نہیں بتایا گیا اس وقت تک آپ نے مسلمانوں کے اس رواجی عقیدہ کا ہی اظہار فرمایا حالانکہ اس کے بارہ میں خدا تعالیٰ کا کوئی ارشاد نہیں تھا بلکہ اس کے برعکس قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے دلائل موجود تھے۔ پس کسی قوم میں ایک رواج کا پایا جانا اور اس کے بارہ میں انبیاء اور بزرگوں کا خاموشی اختیار کرنا یا اس میں کوئی حرج نہ سمجھنا اس بات کی دلیل نہیں کہ اس رواج کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے کوئی حکم دیا تھا یا شریعت کا کوئی مسئلہ تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

امید ہے اس وضاحت کے بعد کسی غلط فہمی کا امکان باقی نہیں رہے گا۔

دعائے نعم البدل: مکرم نعیم احمد صاحب راجپوت کا سب سے چھوٹا لڑکا عزیز طاہر احمد ۲۳/۴ کو کراچی میں فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مکرم قاضی محمود احمد صاحب آف راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور کا پوتا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔ (نعیم احمد از کراچی)

جماعت سے قربانی کا پہلا مطالبہ

ارشادات حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ

"اب میں پہلا مطالبہ کرتا ہوں اور ...... جماعت کے مخلصوں کو بلاتا ہوں کہ ...... کھانے۔ پینے پہننے۔ رہائش اور زیبائش میں ایسا تغیر کریں کہ قربانی کے لئے آسانی سے تیار ہو سکیں......

پہلی بات یہ ہے کہ کھانے میں سادگی پیدا کی جائے..... ایک سے زیادہ سالن استعمال نہ کیا جائے۔"

(وکالت دیوان تحریک جدید)

کیا اطفال تیار ہیں؟

اگر آپ نے ابھی تک مرکز کے امتحانات کے لئے تیاری نہیں کی۔ تو ابھی سے ان کی تیاری میں مصروف ہو جائیں۔ "ہماری کون کا معیاری کی راہیں" کے نصاب سے مقررہ چاروں امتحانات منعقد ہوں گے۔ جن میں تمام اطفال کی شرکت ضروری ہے۔

(سیکرٹری تعلیم و تربیت
مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے
ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے سلسلے میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں جو ان ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو حاضر ہوں گے۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر سامان کی مختصر نوعیت اور تعداد	ٹنڈر فارم کی قیمت جس میں ڈاک کا خرچ بھی شامل ہے (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	وصولی کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	P1C/45/2-67 ڈیکیم بریک سلنڈر ۲۱/۲ × 24 الیف ٹائپ = 2 عدد	۲۰/- روپے	۲۲/۵/۶۷ تا ۲۵/۵/۶۷	۲۷/۵/۶۷ ۸ بجے صبح	۲۷/۵/۶۷ ۸½ بجے صبح
۲	P1C/53/1-67 فوم ربڑ پروفائل اور سیلنگ ربڑ = ۱۹ عدد	۲۵/- روپے	۱/۵/۶۷ تا ۲۲/۵/۶۷	۲۳/۵/۶۷ ۸ بجے صبح	۲۳/۵/۶۷ ۸½ بجے صبح
۳	P6/40-B/1-67 بیگنی سانٹو ڈیڈ برنٹ گرمیومیشن وغیرہ = ۲ عدد	۱۵/- روپے	۲۷/۴/۶۷ تا ۳۱/۵/۶۷	۱/۶/۶۷ ۸ بجے صبح	۱/۶/۶۷ ۸½ بجے صبح
۴	P4/12-8/5-67 مختلف سائز کی رین لائنگ کیبلز = ۱۲ عدد	۱۵/- روپے	۲۷/۴/۶۷ تا ۲۹/۵/۶۷	۳۰/۵/۶۷ ۸ بجے صبح	۳۰/۵/۶۷ ۸½ بجے صبح
۵	P4/81-8/5-67 مختلف قسم کی فٹنگ بولٹ اینڈ نٹ انکلوزڈ = ۳ عدد	۱۵/- روپے	۲۹/۵/۶۷ تا ۳۰/۵/۶۷	۳۱/۵/۶۷ ۸ بجے صبح	۳۱/۵/۶۷ ۸½ بجے صبح
۶	P4/2/5-67 مختلف سائز کے وائر اور پیسائی ٹنڈ ٹو = ۲ عدد	۱۰/- روپے	۲۹/۴/۶۷ تا ۲۰/۵/۶۷	۲۲/۵/۶۷ ۸ بجے صبح	۲۲/۵/۶۷ ۸½ بجے صبح
۷	P [illegible]/5-67 سیلیکا فائر برکس اینڈ ایچ برکس = ۲ عدد	۱۵/- روپے	۲۷/۴/۶۷ تا ۲۴/۵/۶۷	۲۵/۵/۶۷ ۸ بجے صبح	۲۵/۵/۶۷ ۸½ بجے صبح

۱۔ ڈرائنگز اور سپیسفیکیشنز۔ اگر دستیاب ہوں بقیمت ۱/۳ روپے اور ۱/- روپے فی صفحات ۱۰ اور ۲ دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

۲۔ ٹنڈر فارم ناقابل انتقال۔ چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز ایمپریس روڈ لاہور کے دفتر سے نیز دفتر ڈپٹی کنٹرولر آف پرچیز (سٹیشنری) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے سوا تمام دفتری ایام میں صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک مندرجہ بالا قیمت نقد ادا کر کے یا بذریعہ ڈاک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ جب ڈرافٹ گارنٹی بانڈ، بنک ڈرافٹ، پے آرڈر یا نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مذکورہ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر پیش کئے جائیں گے صرف ان ہی ٹنڈر فارموں پر قبولی کی جا سکیں گی۔

LLF(L)1133

فضل عمر فاؤنڈیشن کا سال اوّل ۳۰ جون ۱۹۶۷ء کو ختم ہوگا

دوستوں کو جلد سے جلد اس عرصہ میں اپنے وعدہ کا ۱/۲ ضرور ادا کر دینا چاہیئے

فضل عمر فاؤنڈیشن کے سال اوّل کے اختتام کی تاریخ ۳۰ اپریل ۶۷ء مقرر تھی۔ شوریٰ کے موقعہ پر بعض دوستوں کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سال کے اختتام کی تاریخ ۳۰ جون ۶۷ء تک بڑھا دی ہے اس سے دوستوں کو ایک تو یہ فائدہ ہوگا۔ کہ جو دوست اپنے وعدوں کا تیسرا حصہ باوجود کوشش کے ۳۰ اپریل ۶۷ء تک ادا نہیں کر سکتے انہیں مزید دو ماہ کی مہلت مل جائے گی۔ دوسرے جو دوست انکم ٹیکس ادا کرتے ہیں وہ ۳۰ جون تک جو رقم فاؤنڈیشن کے عطیہ میں داخل کریں گے وہ رقم انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہوگی اور اس طرح ٹیکس کی انہیں رعایت مل جائیگی۔ ایسے جو دوست اپنے وعدہ کے ایک تہائی کے علاوہ زائد رقم بھی ۳۰ جون تک ادا کر سکیں۔ ان کے لئے اس رعایت سے جلد فائدہ اٹھانے کا موقعہ ہوگا۔ کیونکہ ۳۰ جون کو سرکاری سال بھی ختم ہوگا۔ وعدہ جات کی مجموعی رقم ۳۶ لاکھ سے زیادہ ہو چکی ہے۔ اس لحاظ سے وصولی میں تین لاکھ کے قریب کمی ہے۔ جن دوستوں نے ابھی تک اپنے وعدہ کا ایک تہائی ادا نہیں کیا وہ توجہ فرمائیں تاکہ مجموعی وصولی کل وعدہ کے ایک تہائی تک پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے

ملاقات کا شرف حاصل کرنیوالے احباب کیلئے ضروری اطلاع

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے لئے مندرجہ ذیل ایام مقرر ہیں۔ ہفتہ۔ اتوار۔ بدھ اور جمعرات۔

احباب ان ایام کے علاوہ کسی دوسرے دن ملاقات کے لئے باہر سے تشریف نہ لایا کریں بعض احباب دوسرے دنوں میں تشریف لے آتے ہیں اور پھر اصرار کرتے ہیں کہ چونکہ وہ باہر سے آئے ہیں اس لئے ان کی ملاقات ضرور کرائی جائے یہ طریق درست نہیں۔

جملہ امراء صاحبان اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں اور حلقوں میں اس امر کا اعلان کر دیں کہ دوست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے مقررہ ایام میں ہی تشریف لائیں۔ دوسرے ایام میں نہیں۔

نوٹ:۔ ملاقات کا شرف حاصل کرنیوالے احباب کی فہرست صبح نو بجے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کر دی جاتی ہے۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ ملاقات کے روز صبح ۹ بجے سے قبل دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لاکر اپنا نام لکھوائیں (پرائیویٹ سیکرٹری)

رجسٹر کوائف تجنید خدام الاحمدیہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ اپنے ہاں رجسٹر کوائف تجنید خدام الاحمدیہ بنائیں۔ اسکے لئے تفصیلی ہدایات لائحہ عمل میں ملاحظہ فرمائیں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کا کلید ہے

امراء اضلاع سے ضروری گذارش

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے"

میٹرک کا امتحان ختم ہو چکا ہے۔ امراء صاحبان اضلاع کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوائیں اگر گریجوایٹ طلباء زندگی وقف کریں تو سلسلہ کے لئے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔

نیز کوشش کی جائے کہ ایسے خوشحال دوست بھی اپنے بچوں کو پیش کریں جو اپنے خرچ پر جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلا سکیں نیک اور ہونہار ہوں تاکہ خوب محنت کرکے اچھے مبلغ بن سکیں

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

نور کاجل والوں کا

سرمہ نوری

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے نسخہ کے مطابق اعلیٰ اجزاء سے تیار کردہ

قیمت پچاس پیسے ایک روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

احباب سے گذارش

ہم نے نواں کوٹ ملتان روڈ پر دوائیاں بنانے کا کارخانہ شروع کیا ہے احباب کرام سے تعاون ہمدردی اور دعا کی درخواست ہے

برٹش فارمیسوٹیکل کارپوریشن

۷۱/۵ نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور

۲۰ سالہ دمہ کا ایک کیس

"خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ قریباً ۲۰ سال سے شدید قسم کے دمہ کے مرض میں مبتلا تھیں اکسیر دمہ "ASTHMA CURE" کی چار خوراکیں استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ انہیں آرام آگیا۔ سردیوں کا موسم بھی جس میں یہ تکلیف بہت بڑھ جاتی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ بخیریت گذر گیا۔ آزمائش کے لئے انہیں چاول بھی کھلائے گئے ... حتیٰ کہ اب انہیں میٹھے چاولوں سے بھی (جو پہلے اُن کے لئے زہر قاتل کا حکم رکھتے تھے) کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک"

یہ رپورٹ جناب نور الحق صاحب منظہر وارحق بلڈنگ (مغلپورہ لاہور) نے مورخہ ۶۷/۳/۲ کو دی ہے۔

نوٹ:۔ اکسیر دمہ۔ اکسیر بواسیر۔ اکسیر درد مفاصل۔ اور اکسیر سردرد وغیرہ کے چار چار خوراک کے طاقتور کورس دس دس روپیہ میں ہم سے حاصل کریں۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی ۵ سرکمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

و دیگر ادویات افضل برادرز گولبازار سے مل سکیں گی خریدتے وقت

شفاخانہ نور حیات

کا لیبل دیکھ لیا کریں۔

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

خوبصورت اور مضبوط دانت

جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے

ڈاکٹر شریف احمد پرانا اڈہ چنیوٹ

نور کاجل کی شہرت اور قبولیت

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں:۔

"میں خود اور میرے بہت سے عزیز نور کاجل تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ ربوہ استعمال کرتے ہیں بہت مفید اور ٹھنڈا کاجل ہے بلکہ میں تو پاکستان اور انڈیا بھی اپنے عزیزوں کو تحفۃً یہی کاجل بھجواتی ہوں۔ بچوں کے لئے بہت مفید پایا ہے"

تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سے حاصل کریں (مینیجر)

قالین بنانے والے کاریگروں کے لئے نادر موقع

جو کاریگر صاحبان ربوہ میں رہائش رکھ کر لاہور اور لائل پور جیسے بڑے شہروں جتنی اجرت کمانا چاہتے ہوں وہ حفیظ احمد اینڈ کمپنی دارالصدر ربوہ کی طرف رجوع کریں۔ جس فیملی کے کم از کم دو کاریگر ہوں گے ان کی رہائش کے لئے کوارٹر مفت مہیا کیا جائے گا درخواستوں کے ساتھ پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق آنی ضروری ہے

مینیجر حفیظ احمد اینڈ کمپنی دارالصدر۔ ربوہ

ضرورت ہے

۱۔ چوکیدار — چار چوکیداروں کی ضرورت ہے جو اپنا کام اچھی طرح انجام دے سکیں رہائش مفت

۲۔ کار ڈرائیور — تجربہ کار اور اپنے کام کا ماہر ہونا چاہیئے۔ اثنائے سفر یا وقتاً فوقتاً اچانک رونما ہونے والے نقائص دور کرنے کا تجربہ رکھتا ہو۔ عمر کم سے کم چالیس سال۔ رہائش کا انتظام خود امیدوار کو خود کرنا ہوگا۔ تنخواہ حسب تجربہ و صلاحیت

نوٹ: درخواستیں مقامی امیر جماعت سے تصدیق شدہ ہونا ضروری ہیں۔

جنرل مینیجر
نجرین آٹو میٹک آئل پریسنگ ملز (مقابل لاثانی ملز) سرگودھا روڈ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں

(مینیجر)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ کی مقبول عام مشہور ادویہ

تریاق معدہ

پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ۔ بھوک نہ لگنا کھٹے ڈکار۔ بہیضہ اسہال متلی اور قے۔ ریاح خارج نہ ہونا بار بار اجابت اور قبض کے لئے نہایت مفید زود اثر اور کامیاب و مقبول عام۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

سرمہ ہمدرد چشم

کمزوریٔ نظر۔ دھند۔ جالا پھولا۔ آنکھوں سے پانی بہنا خارش پڑوال اور ککروں کے لئے از حد مفید ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

اکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل۔ ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے اکسیر ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۵۰ پیسے

پیام نور

تلی اور جگر کا بڑھ جانا۔ ضعف جگر، ضعف ہضم۔ دائمی قبض اور خرابیٔ خون کمر درد، جوڑوں کا درد اور رگی درد۔ دل کی دھڑکن اور خون کی کمی کو دور کر کے اعصاب کو طاقت بخشتا ہے

قیمت فی بوتل چار روپے

مفید منجن

دانتوں کو صاف اور چمکدار، مسوڑھوں کو مضبوط اور منہ کو خوشبودار بناتا ہے دانتوں کی روزانہ صفائی کے لئے بہترین نسخہ۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

جوب مفید اٹھرا

مرض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج۔ مردہ بچے پیدا ہونا یا پیدا ہو کر مختلف امراض سے فوت ہو جانے کے لئے اکسیر ہے۔

قیمت فی شیشی پانچ روپے
مکمل کورس پندرہ روپے

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار۔ کیل۔ پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت منداحباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

لائل پور ٹمبر سٹور۔ راجباہ روڈ لائل پور فون نمبر ۳۸۰۸

تسلی بخش کام

ہر قسم کی موٹر کاروں اور رکشا وغیرہ کی مرمت کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں، کام تسلی بخش، اجرت مناسب، سیکنڈ ہینڈ موٹر کاروں اور رکشا وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے بھی ہماری خدمات سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

ایم ایم آٹو ملتان روڈ لاہور

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

سرمہ نور چشم ککرے۔ خارش پانی بہنا اور ابتدائی جالا کے لئے مفید ہے قیمتی فی شیشی ۶ ماشہ ۵۰ پیسے چھ ماشہ ۹۴ پیسے فی تولہ ایک روپیہ ۶۲ پیسے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

گذشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۳ اپریل تا ۲۹ اپریل

(۱) گذشتہ ہفتہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

---

(۲) مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۷ء بروز ہفتہ بارہ بجے دوپہر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی ران پر بڑھے ہوئے غدود کا میو ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا جو ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ چونکہ رسولی بڑی تھی اس لئے آپریشن بے ہوش کر کے کیا گیا۔ جو رسولی نکالی گئی وہ قریباً ایک ڈیڑھ پاؤ کی تھی۔ اپریشن کے بعد شام تک قریباً بے ہوشی رہی۔ ہوش آنے کے بعد جسم میں شدید درد اور بے چینی شروع ہو گئی نیز ۱۰۲ تک بخار ہو گیا۔ اب بفضلہ تعالیٰ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے اور بخار اتر گیا ہے تاہم زخم میں سوزش ہے۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

---

(۳) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی منظوری سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی زندگیاں وقف کرنے والے احباب کے لئے نصاب کا اعلان کر دیا گیا ہے کل کورس تین سال کا ہو گا۔ پہلا سال یکم مئی ۱۹۶۷ء سے شروع ہو رہا ہے جس کے لئے مندرجہ ذیل کورس کا اعلان کیا گیا ہے:۔

قرآن مجید (الف) ہر واقف پہلے سال میں کم از کم تین دفعہ تفسیر صغیر کا دور کرے گا روزانہ ¼ پارہ مع ترجمہ زیر مطالعہ لائے گا۔

(ب) اس دوران میں جو مشکل آیت مقامی طور پر حل نہ ہو سکے اس کے متعلق واقفین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھیں گے۔

(ج) سال اوّل میں دفتر کی طرف سے وفات مسیح کے متعلق دو آیات فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي نیز آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ کے متعلق مفصل تشریح ہر واقف کو تحریری طور پر بھجوائی جائے گی۔

علاوہ ازیں اجرائے نبوت کے متعلق دو آیات یعنی آیت خاتم النبیین اور آیت ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کے متعلق مفصل تفسیری مطبوعہ نوٹ واقفین زندگی کو بھجوایا جائے گا۔

(۲) علم کلام۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور ملفوظات پڑھنا ہر واقف کے لئے لازمی ہے پہلے سال کے نصاب میں مندرجہ ذیل چار کتابیں مقرر کی جاتی ہیں

(۱) فتح اسلام (۲) توضیح مرام (۳) ازالہ اوہام (۴) سرمہ چشم آریہ۔

ہر واقف ان کتابوں کا ایسے طور پر مطالعہ کرے گا کہ ان کے ضروری حوالے ایک الگ کاپی میں محفوظ کرے گا۔ اس حوالہ جات کی کاپی یا نوٹ بک کا ہر چھ ماہ کے بعد معائنہ کیا جائے گا۔ تا اندازہ لگ سکے کہ مطالعہ کی رفتار اور حوالہ جات کا انتخاب ٹھیک ہے۔

(۳) عربی اسباق۔ سال میں عربی زبان کے بارہ ابتدائی اسباق سائیکلوسٹائل کر کے بھیجے جائیں گے۔

نوٹ:۔ اس نصاب کا ایک سال کے بعد آخر اپریل ۱۹۶۸ء میں جملہ واقفین سے تحریری امتحان لیا جائے گا۔ کامیاب ہونے والے واقفین کے لئے نئے سال کا نصاب شروع کر دیا جائے گا۔ جس کا اعلان بعد میں ہو گا۔ موجودہ یک سالہ نصاب یکم مئی ۱۹۶۷ء سے شروع ہو گا۔

---

(۴) حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے آئندہ علمی اجلاس کے لئے ۲۷ مئی کی تاریخ مقرر کی گئی ہے یہ اجلاس انشاء اللہ ربوہ میں بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہو گا جس میں انشاء اللہ العزیز مندرجہ ذیل تقاریر ہوں گی۔

(۱) اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں اور پیشگوئیاں — محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

(۲) پیشگوئی ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت — مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے

(۳) روس میں تبلیغ اسلام — محترم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے۔

---

(۵) محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ آج کل لاہور میں بیمار ہیں۔ آپ پچھلے دنوں غسل خانہ میں پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے گر گئے تھے جس کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی میں سخت چوٹ آئی ہے۔ آپ تین ہفتہ تک لاہور میں ہی زیر علاج رہیں گے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب موصوف کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

---

(۶) دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے قدیمی کارکن اور مجلس مرکزیہ کے نائب معتمد مکرم سید عبد الباسط صاحب مورخہ ۲۳ اپریل ۶۷ء کو بعمر ۵۴ سال وفات پا گئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۴ اپریل کو نماز جنازہ پڑھائی حضور نے کافی دور تک جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم نے ایک لڑکی اور پانچ لڑکے اپنے پیچھے چھوڑے ہیں جو سب نوعمر ہیں۔ احباب بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔ نیز یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

۷۔ ربوہ۔ ۲۹ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناسازی طبع کے باعث کل نماز جمعہ پڑھانے تشریف نہ لا سکے۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے نماز جمعہ پڑھائی اور وقف عارضی کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر خطبہ پڑھا۔

۸۔ ربوہ ۲۹ اپریل۔ کل شام یہاں خدام الاحمدیہ کی چودھویں مرکزی تربیتی کلاس شروع ہو گئی۔ اس کا افتتاح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمانا تھا۔ لیکن ناسازی طبع کی وجہ سے حضور تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد پر کلاس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک پر اثر خطاب اور اجتماعی دعا سے کیا۔ آپ نے پاکستان کے مختلف اضلاع سے آئے ہوئے کلاس میں شریک نصف صد سے زائد طلباء کو دینی شغف اور قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے اور اسی طرح اپنے اندر وہ موثر قوت پیدا کرنے کی تلقین فرمائی جو ماحول کو بدلنے کی ضامن ہوا کرتی ہے۔ کلاس ۱۳ مئی ۱۹۶۷ء تک ایوان محمود میں جاری رہے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

خدام ربوہ کا ماہانہ اجلاس!

مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۷ء بروز اتوار بعد نماز مغرب "ایوان محمود" میں خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس ہو گا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب حج بیت اللہ سے متعلق واقعات بیان فرمائیں گے۔ اجلاس میں تمام خدام و اطفال کی حاضری لازمی ہے۔ بہتر ہو گا سب خدام و اطفال "ایوان محمود" میں ہی ادا کریں۔ دیگر احباب سے بھی شمولیت کی درخواست ہے۔

(قائم مقام مہتمم مقامی)

دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں ٹیلی فون لگ گیا ہے

احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ میں ٹیلیفون لگ گیا ہے ٹیلیفون کا نمبر 39 ہے۔ (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲